علوم القرآن کے قیام کی تاریخ اور اس کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے مقالہ نگار نے ادارہ کے ترجمان ششماہی علوم القرآن کی خصوصیات کے بارے میں یہ تحریر کیا ہے: ’’برصغیر پاک و ہند میں قرآن مجید کی تفاسیر اور تراجم کے علاوہ علمائے حق نے اور مختلف اہلِ علم وفکر اور باعمل و باعلم افراد نے مختلف رسائل و جرائد اور اداروں کی شکل میں قرآنی علوم کی اشاعت اور ترویج و ترقی میں اپنا موثر کردار ادا کیا ہے۔ ان رسائل میں ششماہی علوم القرآن، علی گڑھ کو خاص اہمیت وفضیلت حاصل ہے‘‘ (ص ۵)۔ مزید براں ادارہ کی دیگر علمی سرگرمیوں کی تفصیل دی گئی ہے۔ شائع شدہ قرآنی خبروں کے بارے میں ضروری معلومات مندرج ہیں۔ آیاتِ کریمہ کے اشاریہ کے علاوہ آخر میں مقالہ نگاروں کا اشاریہ (مقالات کے عنوان و دیگر ضروری معلومات کے ساتھ) مرتب کیا گیا ہے۔ (ادارہ)

۱۸۰ زبانوں میں ترجمۂ قرآن کی اشاعت کا منصوبہ

دنیا کی بیشتر زبانوں میں ترجمۂ قرآن کی اشاعت کا اولین کارنامہ سعودی عرب کے حصے میں ہے۔ اس کی اقتدار میں اب دوسرے کئی اسلامی ممالک اس جانب متوجہ ہوئے ہیں اور اس کو اپنی دینی و اسلامی خدمت کا سب سے عمدہ ذریعہ سمجھ رہے ہیں۔ ایک تازہ خبر کے مطابق ترکی حکومت کے زیرِ انتظام مذہبی اوقاف کے ادارے نے دنیا کی ۱۸۰ معروف زبانوں میں ترجمۂ قرآن کی اشاعت کا منصوبہ بنایا ہے۔ ۱۸۰ زبانوں کا انتخاب اس لیے کیا گیا ہے کہ دنیا میں صرف اتنی ہی زبانیں ہیں جو سرکاری طور پر لکھی و بولی جاتی ہیں۔ فی الوقت انگریزی، فرانسیسی، روسی، اسپینی، قرغیزی، بلغاری، قازانی اور بوسنیائی زبانوں میں قرآن کے ترجمہ کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ ائندہ چند سالوں میں یہ منصوبہ پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔ ظاہر ہے اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کے اس آخری پیغام کو پوری دنیا میں پہنچانے اور اس کی عام تبلیغ وشاعت کے علاوہ اور کیا ہوسکتا ہے۔

(معارف، اعظم گڑھ، اگست ۲۰۱۶ء)